آغا غیاث الرحمٰن انجم

منافقت..... دشمنانِ اسلام کا مہلک ہتھیار

ہمارے ہاں ابن الوقت، موقع شناس، تفرقہ باز، بے ضمیر و بے اصول اور پیشہ ور سیاستدانوں، مولویوں، ذاکروں، مجتہدوں اور لکھاریوں کا وطیرہ، مشغلہ، نفع بخش کاروبار اور بلیک میلنگ کا ذریعہ بن چکا ہے۔ یہ لوگ فرقہ پرستی کے نقصانات بتاتے۔ دوسروں کو اس سے بچنے کی تلقین رات دن کرتے رہتے ہیں۔ لیکن خود ہر قسم کے سیاسی، مذہبی، مسلکی، لسانی اور علاقائی نفرت وتفرقے کا نہ صرف شکار ہیں بلکہ موقع ملنے پر اس کا پرچار کرتے ہی رہتے ہیں۔ یہ قول ان پر صادق آتا ہے ''اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت''

اس بیماری کا پوری دیانت وتفصیل کے ساتھ تجزیہ کیا جائے۔ تو اس کا سبب منافقت اور تضاد بیانی.... اور اس کا نتیجہ تفرقہ بازی ہے۔ تازہ مثال اس نفاق وتضاد کی۔ پروفیسر حسن عسکری کے دو مضامین ہیں جو ''روزنامہ دن لاہور'' کی 15 اپریل، 16 مئی کی اشاعتوں میں یکے بعد دیگرے شائع ہو چکے ہیں۔ ایک کا عنوان۔ ''فراتِ ذھنِ مسلماں پہ تشنہ لب ہے حسینؓ''۔ اور دوسرے کا ''فرقہ واریت..... دشمن اسلام کا مہلک ہتھیار'' ہے۔ موصوف کے اول الذکر مضمون پر میں نے گرفت کی تھی۔ لیکن اخبار مذکور نے اس کا جواب شائع نہیں کیا۔

اپنے پہلے آرٹیکل میں موصوف لکھتے ہیں۔ ''ظاہر ہے کہ حسینؓ کا وجود نبی اکرم ﷺ کے وجود سے ہے۔ اور حضور ﷺ کا نام۔ اور پیغام۔ اسلام کی بقا اور عالم اسلام کا وجود حسینؓ کے دم سے ہے''۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کا نام نامی۔ آپ کی ذات گرامی آپ کا پیغام۔ اسلام کی بقا اور صحابہ کرامؓ واھل بیت عظام، اولیائے اطہار عالم اسلام اور اہل اسلام واہل ایمان کا وجود خالق کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد صرف اور صرف حضو پر نور ﷺ کے دم سے ''ہی'' ہے۔ سرور کائنات ﷺ کی ذات اور کام کسی انسان کا محتاج نہیں۔ صحابہ واہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل ایمان کی دین کے ساتھ وابستگی، ان کا شرف، وقار، اعزاز، افتخار اور نام دنیا وآخرت میں کامیابی اور کامرانی بلکہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح۔ خیر اور نجات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرہونِ منت ہے۔ کسی اور کی احسان مند نہیں۔ اور یہی تمام اہلِ ایمان کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''یہ حقیقت ثابت ہے۔ کہ اللہ کا احسان ہے۔ مومنوں پر کہ اس نے (آخری) رسول (حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو) ان کے بیچ مبعوث کر دیا۔'' (سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۴۶)

ہاں! یہ ضرور ہے۔ کہ جو شخص یا طبقہ آپ ﷺ کے ساتھ وابستہ ہوا۔ اور اس نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ اور دینِ مصطفٰی پر قربان کر دیا۔ اس کو نام بھی ملا۔ اور مقام بھی۔ بلکہ اسے ابدی زندگی اور لازوال شہرت نصیب ہوگئی۔

''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں۔انہیں مردہ مت کہو۔وہ تو زندہ ہیں۔لیکن تم کو اس کا شعور نہیں''(سورۃ البقرہ۔آیت ۱۵۴) بقولِ شاعر

زندہ ہو جاتے ہیں۔جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

رہی بات خلافت سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ علیہ کی تو اسے ''ہوس اقتدار'' کا نتیجہ کہنا۔ایک عظیم صحابیؓ رسول کی شان میں گستاخی اور بدترین قسم کی تفرقہ بازی و نفرت انگیزی۔۔نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت امیر معاویہؓ سلام اللہ علیہ تو وہ خوش نصیب صحابی رسول ہیں کہ ان کی ولایت۔سلطنت اور اقتدار و حکومت پر نص قطعی بھی موجود اور ان کی خلافت و حکومت کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی موجود ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاویہؓ کو امت کے لئے ہادی و مہدی کا لقب عطا فرمایا۔اور یہ کہ سیدنا معاویہؓ کا سیدنا علی سے اختلاف تو دم عثمانؓ کا تھا اس لئے کہ حضرت عثمانؓ کے ولی آپ ہی تھے۔اور حضرت عثمانؓ انتہائی مظلومی کے ساتھ شہید کئے گئے تھے۔سیدنا معاویہؓ قاتلانِ عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے طلب کرتے تھے کہ ان سے قصاص لیں لیکن سیدنا علیؓ بیعتِ خلافت کا مطالبہ کر رہے تھے۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ ''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جو خلیفۂ رسول اور جید صحابی، دامادِ نبی ذوالنورین سخاوت و شرافت کے منبع انتہائی بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔ان کو مظلومی کے عالم میں ذبح کر دیا گیا اور ان کے ورثاء میرے پاس انصاف کیلئے فریاد لے کر آئے ہیں اور قاتلانِ عثمان آپ کی فوج اور سب سے پہلے بیعت کرنے والوں میں شامل ہیں جن میں حکیم بن جبلہ اور اشتر نخعی سرِ فہرست ہیں، آپ یا تو خود اُن قاتلوں کو گرفتار کریں یا پھر انہیں میرے حوالے کریں۔میں خود قاتلانِ عثمان سے قصاص لے لوں گا''۔اس کے مقابلے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ان حالات میں جب کہ میری حکومت مضبوط نہیں ہوئی ایسا نہیں کر سکتا، پہلے آپ خلافت کی بیعت کر لیں پھر یہ ممکن ہو سکے گا۔کہ جب بھی سیدنا علی نے سیدنا عثمانؓ کے قاتلوں کو تلاش کرنے کوشش کی تو وہ بلوائی جن کی خباثت او ربغاوت سے ایک تقدس مآب شخصیت شہید ہوگئی اور وہ تمام لوگ یہ عملِ بد کر لینے کے بعد سیدنا علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے وہ سارے سارے بیک زبان کہہ اٹھتے کہ ہم تمام قاتلانِ عثمان ہیں۔اس قصاصِ عثمانؓ کی کشمکش نے طول پکڑا، اس کے نتیجے میں جنگِ جمل اور جنگِ صفین کی شکل میں اسلام کے دو بڑے لشکر دوبارہ آمنے سامنے آ گئے، سبائیوں کی سازش، یہود و مجوس کی چال سے تاریخ اسلام کی دو خوفناک جنگیں لڑی گئیں جن بدولت نوے ہزار مسلمان تہہ تیغ آ گئے۔ اور سیدنا علیؓ کو اپنے بڑے صاحبزادے اور جانشینِ خلافت سیدنا حسن سلام اللہ علیہ کے سامنے وہ تاریخی جملہ کہنا پڑا کہ ''کاش میں آج سے بیس سال قبل مر چکا ہوتا''، جنگِ جمل اور جنگ صفین کا وہ خونین ماحول انہی سبائیوں کی بدولت منظر

عام پر آیا۔ پھر امت نے اجتماعی فیصلہ کیا جسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دل و جان سے قبول فرمایا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک علاقہ تسویب کر دیا۔ اور سیدنا حسن کو نصیحت فرمائی کہ ''حضرت معاویہؓ سے کبھی جنگ نہ کرنا'' اور وقت آنے پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت اسلامیہ کی باگ ڈور سیدنا معاویہ کے سپرد کر دی اور فرمایا کہ ''میں نے اپنے نانا جان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے کہ عنقریب معاویہ کو حکومت ملنے والی ہے''۔

حضرت ابن عباسؓ نے رات کی گفتگو میں ایک دفعہ فرمایا کہ آج میں تمھیں ایک بات سناتا ہوں۔ نہ تو وہ ایسی پوشیدہ ہے نہ ایسی علانیہ حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ کیا گیا۔ اس وقت میں نے حضرت علیؓ کو مشورہ دیا۔ کہ آپ یکسوئی اختیار کر لیں۔ واللہ! اگر آپ کسی پتھر میں بھی چھپتے ہوئے ہوں گے۔ تو نکال لئے جائیں گے۔ لیکن انہوں نے میری نہ مانی۔ اب ایک اور سنو۔ خدا کی قسم معاویہؓ تم پر حاکم ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے۔ جو مظلوم مار ڈالا جائے ہم اس کے وارثوں کو غلبہ اور طاقت دیتے ہیں۔ پھر انہیں قتل کے بدلے میں قتل میں حد سے نہ گزرنا چاہیئے''۔ اور پھر رسول مقبول ﷺ، نے سیدنا امیر معاویہؓ کے حق دعائیں فرمائی ہیں۔

۱۔ اے اللہ! معاویہؓ کو کتاب کا علم سکھا۔ ۲۔ اے اللہ معاویہؓ شہروں میں حکومت عطا فرما۔ ۳۔ اے اللہ معاویہؓ کو عذاب سے محفوظ فرما۔ ۴۔ اے اللہ معاویہ کو امت کے لیے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

سواد اعظم اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ کہ حضور پر نور ﷺ کی ہر دعا قبول ہے۔ اور اسی دعائے رسول مقبول ﷺ کا اثر ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ ۱۔ کاتب وحی و کاتب قرآن بنے ، ۲۔ چالیس برس مسند خلافت و اقتدار پر رونق افروز ہوئے۔ ۳۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت معاویہؓ کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیسری دعا بھی قبول ہے۔

اس سلسلے میں مزید تفصیل میں جانے بغیر میں مانتا ہوں۔ کہ پروفیسر حسن عسکری کاظمی صاحب کو اپنے مذہب و مسلک کے مطابق بات کرنے کا حق ہے۔ لیکن انہیں یا کسی بھی مذھب و مسلک والے کو یہ حق ہرگز نہیں۔ کہ وہ اشاروں۔ کنایوں۔ استعاروں۔ جلی۔ خفی طریقوں سے، قرآن کریم کے مقابلے میں تاریخ کی جعلی کتابوں کے سہارے دوسروں کے مقتداؤں اور پیشواؤں کی توہین کرے۔ اوران کے کفن نوچے۔ حضرت امیر معاویہؓ عظیم صحابیؓ رسول، کاتب وحی۔ اور اسلامی بحریہ کے بانی ہیں۔ لہٰذا قلم اور زبان سنبھال کر ہی بات کرنا ہوگی۔

پروفیسر صاحب نے یہ حرکت کیسے کر ڈالی۔؟

اپنے دوسرے مضمون میں پروفیسر صاحب نے قلم کی ابکائی کرتے ہوئے ماضی کے کچھ سیاسی حالات پر مجملاً خامہ فرسائی کی ہے۔ اور بتانا چاہا کہ ہمارے معاشرے میں ہیروئن کا نشہ اور کلاشنکوف کا استعمال ضیاء الحق کی پیداوار ہیں۔ ہمیں اس بات پر افسوس ہے کہ ایک جدید تعلیم یافتہ شخص اتنا بے خبر کہ اسے یہ معلوم نہیں کہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات،

لسانی، مذہبی اور صوبائی تعصبات کو ہوا دینا ہر حکومت کی ضرورت ہوتی ہے اور ہماری بدقسمتی ہے کہ انگریز کی باقیات میں یہ تحفہ بھی چلا آ رہا ہے کہ لوگوں کو اپنے ان معاملات میں الجھائے رکھو، خود حکومت کرو۔ ضیاء الحق کیا، شروع سے لے کر آج تک کون سا حکمران آیا ہے جس نے عوام کو سُکھ کا سانس لینے دیا۔؟ کس دور میں کسے چین نصیب ہوا؟ اپنے وطنِ عزیز کی ترپن سالہ تاریخ کا مطالعہ کر لیجئے روزِ روشن کی واضح ہو جائے گا کہ یہاں حکومتی محلات میں کیا کیا ہوتا رہا ہے اور کیا کیا ہو رہا ہے۔ ایک ضیاء الحق نہیں تمام لوگوں کا احاطہ کیجئے ورنہ ہم یہی سمجھیں گے کہ آپ کانے کی آنکھ سے دلّی دیکھ رہے ہیں۔ ضیاء الحق دشمنی میں آپ غلام محمد گورنر جنرل، خواجہ ناظم الدین، سکندر مرزا، ایوب خان، یحیٰی خان، بھٹو، ضیاء الحق، بے نظیر، نواز شریف، اور موجودہ سربراہ صدر مشرف، اور اس دورانیے میں جو لا تعداد سربراہانِ مملکت جو انتہائی کم وقت کے لئے نام لکھوانے آئے اور چلے گئے۔ ان سب نے ملک وملت کے لئے کیا کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔؟ سچ کہنے کیلئے جرأتِ رندانہ درکار ہوتی ہے۔ نہ کہ پروفیسری۔

تبدیلی فون نمبر

دفتر مجلس احرار اسلام جامع مسجد چیچاوطنی
کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے ۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

611675 نیا فون نمبر 482253

افتتاح مدرسہ بستانِ عائشہ

الحمد للہ مدرسہ معمورہ ملتان کی شاخ مدرسہ معمورہ مسجد طوبیٰ دہاڑی روڈ ملتان میں طالبات کی تعلیم کیلئے مدرسہ بستانِ عائشہ قائم کر دیا گیا ہے۔ ☆ ایک قابل معلمہ کو تعینات کر کے تعلیمِ قرآن کریم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
☆ محترم سید محمد کفیل بخاری نے ۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۴ جون ۲۰۰۱ء کو مدرسہ کا باقاعدہ افتتاح کیا اور بعد العصر طلبا و طالبات اور علاقہ کے مسلمانوں سے خطاب فرمایا

منجانب: مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان (فون: 061-511961)